1875 ـ امامت کا سب سے زیادہ حقدار شخص

سوال

ہماری مسجد میں کوئی مستقل اور تنخواہ دار امام نہیں، چنانچہ ہم لوگوں میں سے کس شخص کو امامت کے آگے کریں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

بہت سی صحیح احادیث آئی ہیں جن میں بیان ہوا ہے کہ امامت کا سب سے زیادہ حقدار کون شخص ہے، اور کون شخص امامت کے لیے افضل ہے ذیل میں ہم چند ایك احادیث درج کرتے ہیں:

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اگر تین شخص ہوں تو ان میں سے ایك شخص ان کی امامت کروائے اور ان میں امامت کا زیادہ حقدار وہ ہے جو قرآن مجید زیادہ پڑھا ہوا ہو "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1077).

اور ایك حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان اس طرح ہے:

" قوم کی امامت وہ کرائے جو ان میں سے کتاب اللہ کا زیادہ قاری ہو اور قرآت میں قدیم ہو، اور وہ قرآت میں برابر ہوں تو پھر ان کی امامت وہ کرائے جس نے پہلے ہجرت کی ہو، اور اگر وہ ہجرت میں برابر ہوں تو پھر ان میں سے زیادہ عمر والا شخص امامت کروائے... "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1079).

خلاصہ یہ ہوا کہ احادیث اس پر دلالت کرتی ہیں کہ امامت کا زیادہ حقدار وہ شخص ہے جو کتاب اللہ کا زیادہ قاری ہو اور نماز کے مسائل کو سمجھنے والا ہو.

صحابہ کرام کےدور میں اسے امامت کے لیے آگے کیا جاتا تھا جو زیادہ قاری ہوتا، کیونکہ وہ آیات کی صحیح قرآت

سیکھتے، اور ان آیات میں جو علم اور عمل ہوتا اس کی تعلیم حاصل کرتے تھے، چنانچہ انہوں نے علم اور عمل دونوں کو جمع کیا، صرف قرآن مجید کے حفظ پر ہی اکتفاء نہیں کیا جیسا کہ آج ہمارے دور میں حافظ قرآن کی حالت ہے، یا ان میں سے بعض متقن تلاوت اشخاص کی حالت، آواز تو بہت اچھی نکالتے ہیں لیکن انہیں نماز کے مسائل کا کچھ علم ہی نہیں ہوتا.

اگر وہ سب قرآت میں برابر ہوں تو پھر سنت نبویہ کو سب سے زیادہ جاننے والا امامت کروائے، اور اگر اس میں بھی سب برابر ہوں تو وہ امامت کروائے جس نے پہلے ہجرت کی ہو، اور اگر اس میں بھی برابر ہوں، یا پھر ہجرت ہو ہی نہ تو سب سے زیادہ عمر والا شخص امامت کروائے، جیسا کہ مالك بن حویرث رضی اللہ تعالی عنہ کی درج ذیل حدیث میں ہے:

مالك بن حویرث رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سب نوجوان تقریبا ایك ہی عمر کے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور وہاں بیس راتیں بسر کیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بہت نرم اور رفیق تھے جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھا کہ ہمیں اپنے بیوی بچوں کا شوق پیدا ہو چکا ہے یا ہم اشتیاق رکھتے ہیں تو ہمیں پوچھنے لگے کہ پیچھے کسے چھوڑ کر آئے ہو، تو ہم نے انہیں بتایا.

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

" اپنے اہل و عیال میں واپس جاؤ اور ان میں جاکر رہو اور انہیں تعلیم دو اور انہیں حکم دو، اور کچھ اشیاء کا ذکر کیا جو مجھے یاد ہیں، یا مجھے یاد نہیں، اور نماز اس طرح ادا کرو جس طرح تم نے مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے، اور جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم سے ایك شخص اذان کہے اور تم میں سے بڑی عمر والا تمہاری امامت کروائے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6705).

چنانچہ جب وہ قرآت اور علم اور ہجرت میں برابر ہوں تو انہیں حکم دیا کہ ان میں سے بڑی عمر کا شخص امامت کروائے، اور اگر اس میں بھی سب برابر ہوں تو پھر سب سے زیادہ متقی اور پرہیزگار شخص امامت کروائے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

یقینا تم میں سے اللہ تعالی کے ہاں سب سے زیادہ عزیز شخص وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ متقی ہو الحجرات.

اور اگر وہ ان سب اشیاء میں برابر ہوں اور اتفاق نہ کر سکیں تو پھر آپس میں قرعہ اندازی کریں.

کفار کے ممالك میں رہنے والوں میں سے نہ تو پی ایچ ڈی کی ڈگری رکھنے والوں کو آگے کیا جائیگا اور نہ ہی وہاں

زیادہ دیر سے بسنے والے کو بلکہ قرآن مجید کے زیادہ حافظ اور نماز کے مسائل کو زیادہ سمجھنے والا شخص امامت کے لیے آگے کیا جائیگا، اور نہ ہی مسلمانوں کے یہ جائز ہے کہ وہ اپنی شخصی خواہشات کی خاطر امامت میں تنازع کرتے پھریں، بلکہ انہیں اس شخص کو امامت کے لیے آگے کرنا چاہیے جسے شریعت نے آگے کیا ہے.

اللہ تعالی سے دعاء ہے کہ وہ مسلمانوں کے حالات درست فرمائے.

واللہ اعلم .